رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل
روزنامہ قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی سالانہ ۔ ششماہی ۸ سہ ماہی ۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | ۱۸ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ | یوم چہار شنبہ | مطابق ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۷۳

157
Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۶ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق آج ۸ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو گلے کے درد کی شکایت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

آج ۹ بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں ایک تقریر فرمائی جس میں طلباء کو اہم نصائح کیں۔ یہ تقریر انشاء اللہ شائع کی جائیگی۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی عباد اللہ صاحب ضلع جہلم اور مہاشہ محمد عمر صاحب لاہور بھیجے گئے۔

آج مسٹر محمد یوسف صاحب ابن حکیم مولوی قطب الدین صاحب نے امتحانِ وکالت میں کامیابی کی خوشی میں احمدیہ سپورٹس کلب کے ممبران اور بعض دیگر معززین کو دعوتِ طعام دی۔

بابا محمد کریم صاحب متوطن علاقہ خوست جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آج بعمر ۷۰ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی انسان اس ارادہ کو جو آسمان پر کیا گیا ہے روک نہیں سکتا

"دُنیا کے کیڑے آسمانی ارادوں میں کونسا حرج ڈال سکتے ہیں۔ پہلے اس سے ابوجہل علیہ اللعنۃ نے عرب کی تمام قوموں کو اُکسایا تھا۔ کہ یہ شخص (یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) جھوٹا دعوےٰ کرتا ہے۔ اور جاہل لوگوں کو اپنے ساتھ جمع کر لیا تھا۔ پھر سوچو۔ کہ اس کا انجام کیا ہوا۔ کیا خدا تعالٰے کا ارادہ اس کی شرارتوں سے رُک گیا تھا۔ بلکہ اُس بد قسمت کا خدا تعالٰے نے بدر کی لڑائی میں فیصلہ کر دیا۔ اور خدا تعالٰے کے سچے نبی کا دین تمام دُنیا میں پھیل گیا۔ اسی طرح میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ کوئی اخبار اس ارادہ کو جو آسمان پر کیا گیا ہے روک نہیں سکتا۔ خدا کا غضب انسان کے غضب سے بڑھ کر ہے۔ یہ میرے پر حملہ نہیں۔ بلکہ اس خدا پر حملہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ زمین کو گناہ سے صاف کرے۔ اور پھر ان دنوں کو دوبارہ لائے۔ جو صدق اور راستبازی اور توحید کے دن ہیں۔ مگر وہ دل جو دُنیا سے پیار کرتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے۔ کہ ایسے دن آئیں۔ اے نادان کیا تو خدا سے مقابلہ کرے گا۔ کیا تیری طاقت میں ہے۔ کہ تو اس سے لڑائی کر سکے۔ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا۔ تو تیرے مقابلہ کی کیا حاجت تھی۔ اس کے تباہ کرنے کے لئے خدا کافی تھا۔ مگر قریباً پچیس ۲۵ برس سے یہ سلسلہ چلا آتا ہے۔ اور ہر روز ترقی پر ہے۔ اور خدا نے اپنے پاک وعدوں کے موافق اس کو فوق العادت ترقی دی ہے۔ اور ضرور ہے۔ کہ قبل اس کے جو یہ دُنیا ختم ہو جائے۔ خدا کامل درجہ پر اس سلسلہ کو ترقی دے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ [illegible])

اخبار احمدیہ

ایک امریکن لیڈی کو تبلیغ

میری لڑکی مبارکہ بیگم (جس نے امسال امتحان میٹرک پاس کیا ہے) اسنے اپنی ایک استانی کو جو کہ امریکن لیڈی اور سیاح تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب Teachings of Islam. بطور تحفہ پیش کی جو اس نے خوشی سے قبول کیا۔ اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ چند روز کے بعد وہ سفر پر روانہ ہو گئی۔ اور مصر شام اٹلی اور پیرس وغیرہ سے ہوتی ہوئی لنڈن گئی۔ اس نے پیرس سے ایک خط میں لکھا ہے۔ کہ میں نے کتاب کو بار بار پڑھا ہے۔ میں نے اس سے بہت سی نصیحتیں حاصل کیں۔ اسے لنڈن او امریکہ کے مشن کے پتے دیئے گئے خداوند کریم نیک نتائج پیدا کرے۔ خاکسار شیخ غلام حسین نئی دہلی

شکریہ

چودہری عطاء اللہ صاحب نمبردار کھیوہ باجوہ خدا کے فضل و کرم سے ذیل کلاسوا امیدواروں کے مقابلہ میں سفید پوش مقرر ہوئے ہیں۔ جملہ افراد جماعت احمدیہ نوشہرہ بسرداس تقرری پر حکام ضلع کے نہایت شکر گزار ہیں۔ غلام محی الدین نوشہرہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طالب علم کو وظیفہ

ہمارے سکول کے ایک طالب علم محمد سعید نے ورنیکلر فائنل کے امتحان میں کامیاب ہو کر چھ روپے ماہوار کا سرکاری وظیفہ حاصل کیا ہے۔ خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

امتحانات میں کامیابی

(۱) شیخ مشتاق احمد صاحب بی اے (آنرز) (احمدیہ ہوسٹل لاہور) نے امسال ادیب عالم کا امتحان پاس کیا ہے۔ خاکسار محمد سرور شاہ قادیان (۲) امسال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان گیانی (آنرز ان پنجابی) محمد لطیف خانصاحب امرتسری نے ۳۲۸ نمبر سے پاس کیا ہے۔ تمام گیانی کے امتحان دینے والوں میں صرف آپ ہی ایک مسلمان تھے خاکسار حکیم عبداللطیف گجراتی قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خداوند کریم اپنے فضل سے دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ خاکسار فضل حق جہلمی (۲) خاکسار کی بڑی لڑکی بہت بیمار ہے۔ اور ٹنگ مرگ گورنمنٹ سینوٹوریم میں داخل کرائی گئی ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد امین ٹنگ مرگ (۳) میرا لڑکا رفیع احمد بعارضہ ہیضہ سخت بیمار ہے۔ اور کمزور ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ نور احمد قادیان (۴) میرا پوتا کئی دنوں سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ محمد حیات خان ملتان

اعلانات نکاح

(۱) ۲۶ر جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میاں محمد حنیف صاحب ولد ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب پنشنر ساکن سٹروعہ ضلع ہوشیارپور کا نکاح محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مولوی ابوالعطاء صاحب جالندہری کے ہمراہ بعوض مہر مبلغ ۵۰۰ روپے پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

(۲) ۲۰ر جولائی میرے لڑکے مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی مولوی فاضل کا نکاح چار سو روپے مہر پر مسماۃ امتہ الحفیظ صاحبہ بنت پیر محمد عبداللہ صاحب قریشی سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھا۔ خاکسار محمد فاضل اوورسیر میونسپل کمیٹی فیروزپور شہر

(۳) ۲۵ جولائی کو میاں فضل حق و عبدالغنی صاحب کے نکاح علی الترتیب امتہ الکریم و امتہ الحفیظ بنت مولوی محمد عثمان صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازیخاں کے ساتھ پانصد روپے مہر پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے پڑھے احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار مرزا محمد حسین قادیان

ولادت

خاکسار کے ہاں ۶ جولائی لڑکی تولد ہوئی۔ حضور نے لئیقہ بیگم نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک عبدالعزیز مولوی فاضل قادیان (۲) میرے گھر خدا کے فضل سے ۲۷-۳ چوتھا لڑکا پیدا ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منیر احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب اس کے لئے دعا کریں۔ خاکسار روشن الدین پنڈی پری (۳) ۴ جولائی لفٹیننٹ سردار نذر حسین صاحب کے ہاں لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بچہ کا نام رشید احمد رکھا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولود کو مسعود اور خادم دین بنائے۔ (۴) خاکسار کو مولا کریم نے اپنے فضل سے ۵ جولائی کو لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فضل محمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حکیم فتح محمد فیض اللہ چک ضلع گورداسپور (۵) ۱۸ر جون اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے احباب مولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نذیر احمد نارووالی دہار

دعائے مغفرت

(۱) بابا اللہ لوک تہال کی بیوی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد الدین تہال (۲) سرور شاہ صاحب رئیس داتہ ضلع ہزارہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۱۲ر جون وفات پا گئے انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام محمد خان چک ایم ج (۳) افضل خان صاحب موضع کھیوڑا ... جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے ۱۷ جولائی کو فوت ہو گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ...

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

823	Hanifali Sahiba	Batavia.
824	Mr Adang Hamid Sahib	"
825	" Kojan Sahib.	"
826	Djaminah Sahiba	"
827	Mr Mardjoeki Sahib.	"
828	Marnah Sahiba	"
829	Halimah "	"
830	Mr. Tohadi Poera Sahib.	"
831	" Doelah "	"
832	" Maskol "	"
833	" Said Masroe	"
834	" Sadiqeen "	"
835	Oeh Sahiba	"
836	Roehayal Sahib.	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

158

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الفضل

قادیان دارالامان ۱۸ جمادی الاوّل ۱۳۵۶ھ

نئے فتنہ پرداز پُرانے معاندین کی گود میں

جماعت احمدیہ کے خلاف تازہ فتنہ اٹھانے والے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے معلوم نہیں کس بناء پر یہ ڈینگ ماری کہ جماعت اس کی آواز پر کان دھرے گی اور مستریانِ مباہلہ کا سا سلوک نہ کریگی لیکن اس کے چہرہ سے نقاب کا الٹنا تھا۔ کہ جہاں جہاں اس کی اطلاع پہونچی وہاں کی احمدی جماعتوں نے خدا تعالےٰ کے فضل اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے فوراً حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات والا صفات سے اخلاص اور فداکاری کا وُہ عظیم الشان مظاہرہ کیا۔ اور فتنہ پردازوں کے خلاف اس زور اور قوت کے ساتھ آواز بلند کی۔ کہ جہاں مخلصین کے ایمانوں کو از سرِ نو تازگی حاصل ہوئی۔ وہاں شورش پھیلانے والوں کے چھکے چھوٹ گئے۔ حتےٰ کہ شیخ مصری صاحب کو ابھی سے یہ اقرار کرنا پڑا۔ کہ وُہ کُچلا گیا ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے اس کی بے ہُودہ سرائی کو پرِ پشہ جتنی وقعت بھی نہیں دی :۔

جماعت احمدیہ سے اس طرح مایوس ہوجانے۔ اور نامراد رہنے کے بعد اس شخص نے جو بزعمِ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصل تعلیم کو صحیح طور پر قائم کرنے۔ اور جماعت احمدیہ کی اصلاح کرنے کے لئے کھڑا ہُوا ہے۔ جن لوگوں کو اپنا ملجا و ماویٰ بنایا۔ اور خدا تعالےٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار کو چھوڑ کر جن لوگوں کی دہلیزیں چاٹنا شروع کی ہیں۔ ان کے نام لے دینے سے ہی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وُہ کہاں سے کٹ کر کہاں جا ملا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ وُہ اور اس کا دستِ راست منشی فخرالدین ملتانی اس حد کو پہونچ چکے تھے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مامور اور مرسل کی مقدس جماعت میں اب ایک لمحہ شامل رہنے کے قابل بھی وُہ نہ رہے تھے۔ اور ان کا انقطاع عین وقت پر اور برمحل ہُوا ہے :۔

جیسا کہ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی تھی۔ اور جو شائع ہو چکی ہے۔ مصری اور ملتانی احرار کے نمائندہ ملا عنایت اللہ کے ساتھ امرتسر میں لاہور جانے والی لاریوں کے اڈا پر دیکھے گئے۔ ملا عنایت اللہ وہی شخص ہے۔ جو احرار کی طرف سے قادیان میں اس لئے بٹھایا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس۔ اور آپ کے خاندان کے خلاف بدزبانی اور بدگوئی کو انتہا تک پہونچا دے۔ چنانچہ وُہ ایسا ہی کرتا رہا۔ اور اب بھی اس کا یہی شغل ہے لیکن مصری اور ملتانی نے خلافت سے بغاوت اختیار کرنے کے بعد اسی کو اپنا خاص مشیر اور صلاح کار بنایا۔ اور پھر اس کو ساتھ لے کر اس لئے لاہور کا سفر اختیار کیا۔ کہ وُہ اخبار جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد ہی احمدیت کی مخالفت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بدزبانی قرار دے رکھا ہے۔ اور جو شرافت و انسانیت کے تمام مقتضیات کو بالائے طاق رکھ کر اس میں مصروف رہتے ہیں۔ ان سے ان کا تعارف کرائے۔ اور ان کی امداد اور تائید پر آمادہ کرے۔ چنانچہ اس قسم کے اخبارات جو تاحال خاموش چلے آتے تھے اب انہوں نے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مصری اور ملتانی کی حمایت شروع کر دی ہے :۔

ہمیں ان اخبارات سے نہ گلا ہے۔ اور نہ افسوس۔ آج تک انہوں نے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ سلسلہ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لگائے ہُوئے چمن کی تخریب کے لئے کونسی کسر اٹھا رکھی ہے۔ کہ آئندہ اٹھا رکھیں گے۔ تاہم یہ کہنے سے ہم نہیں رک سکتے۔ کہ وُہ جو کچھ کہتے اور کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو احمدیت کے مخالف کہہ کر کرتے ہیں لیکن مصری و ملتانی ایک طرف تو ابھی تک احمدی ہونے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جان نثار بننے۔ اور آپ کی عزت و توقیر کے قائم کرنے کے دعویدار ہیں۔ اور دوسری طرف ان لوگوں کی گود میں گھسے جا رہے اور انہیں اپنا معاون و مددگار بنا رہے ہیں۔ جن کی زبانیں اور قلمیں اس وقت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحقیر اور احمدیت کو مٹانے کے لئے چل رہی ہیں۔

چنانچہ بیک وقت "اہلحدیث" (۲۳ جولائی ۱۹۳۷ء)، "زمیندار" (۲۳ جولائی) اور "احسان" (۲۳ جولائی) میں ان کی حمایت کی گئی ہے۔ اور ادھر آریہ اخبار "ملاپ" نے ان کی حامی بھری اور پیٹھ ٹھونکی ہے :۔

"احسان" نے تو ملتانی کا ایک طویل مضمون شائع کیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے نہایت بے ہُودہ سرائی سے کام لیا گیا ہے۔ معلوم نہیں ملتانی اور مصری نے اس کے لئے کتنی بار ناک رگڑی۔ اور اس کرم فرمائی کا کس قدر شکریہ ادا کیا۔ حالانکہ "احسان" نے اسے آخری کالموں میں جگہ دیتے ہوئے ابتدائی صفحات میں "غلام احمد قادیانی کے تین جھوٹ" کے عنوان سے ایک نہایت دل آزار اور ہتک آمیز مضمون شائع کرکے بتا دیا۔ کہ اس سے زیادہ بے غیرت اور بے حمیت کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔ جو احمدی کہلاتا ہُوا اسکے ہاں اپنا مضمون شائع کرانے کے لئے جائے :۔

"زمیندار" نے "بغاوتِ قادیان" کے عنوان سے مصری اور ملتانی کی تائید میں ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس میں یہاں تک لکھدیا ہے کہ "ان دونوں کی کوشش و قابلیت سے مرزائیت کی فلاح و ترقی وابستہ ہے۔ اور قادیانیت کا مستقبل انہیں کے عزم و عمل سے تعمیر ہو رہا تھا" اور پھر ان کو مظلوم قرار دے کر لکھا ہے "ہمیں مظلوموں سے ہمدردی ضرور ہے۔ اگر ہماری امداد ظلم و جبر کا خاتمہ کر سکے۔ تو ہمیں مسرت ہوگی"۔

مصری اور ملتانی کو اس طرح اپنی امداد کا یقین وہ اخبار "زمیندار" دلا رہا ہے جس نے اسی پرچہ میں یہ اعلان درج کیا ہے کہ "فتنہ قادیانیت کو خاکِ ناکامی میں سلانے کے لئے زمیندار اور مولانا ظفر علی خان نے متواتر تیس سال سے جو علمی جہاد شروع کر رکھا ہے۔ اس کی تشریح دوپہر کے سُورج کو ٹمٹماتا ہُوا چراغ دکھانے کے مترادف ہے لیکن ابھی اس رستے میں سینکڑوں سنگِ گراں حائل ہیں۔ جنہیں ہٹانے کے لئے مسلسل جدوجہد اور متواتر سعی عمل کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے پیش نظر زمیندار کی زندگی کے پینتیسویں ۳۵ سال کا آغاز قادیان نمبر سے کیا جا رہا ہے"۔

جس اخبار کا احمدیت کے متعلق یہ رویہ ہو۔ اس کا مصری اور ملتانی کی حمایت میں کھڑا ہونا صاف طور پر بتا رہا ہے۔ کہ احمدیت کے خلاف انکو اپنا ہمنوا اور ہم آہنگ سمجھتا ہے۔ ورنہ کس طرح ممکن ہے۔ کہ زمیندار ایک طرف تو یہ اعلان کرے۔ کہ احمدیت کو مٹانے میں وُہ تیس سال سے کوشاں ہے۔ اور دوسری طرف احمدیت کے سچے متبعین اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصل تعلیم کو پیش کرنے والوں کی حمایت کرنے کے لئے کھڑا ہو :۔

اسی طرح "اہلحدیث" کے متعلق اور آریہ اخبار کے متعلق بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ان کا ان لوگوں کی حمایت کرنا محض اس لئے ہے۔ کہ انہیں احمدیت کے دُشمن سمجھتے۔ اور اپنے لئے آلۂ کار بنا رہے ہیں۔ اور جن لوگوں کی ابتدا ہی یہ ہے :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ترقی کا راز

خلیفہ وقت کی اطاعت میں مضمر ہے

تاریخ دان اصحاب اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ کہ ابتدائے آفرینش سے اس وقت تک جب قوم یا ملک نے اپنی پستی اور کمزوری کی حالت سے نکل کر ترقی کے منازل کو کامیابی اور کامرانی کے ساتھ طے کیا۔ اسے ہمیشہ کسی راہ نما اور رہبر کی اطاعت ہی نے اس کا موقعہ دیا ہے؛

ترقی کی عموماً دو قسمیں ہوتی ہیں۔ مادی یا روحانی۔ مادی ترقی بھی گو ہمیشہ ملک کے بہترین دل و دماغ رکھنے والے لیڈروں کی اطاعت ہی سے حاصل ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس وقت ہمارا مدعا روحانی ترقی سے ہے۔ جو انبیاء اور خلفاء کے ذریعہ ہوا کرتی ہے

اطاعت میں شوکت و عظمت

تاریخ ادیان کا علم رکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ انبیاءؑ اپنی قوموں کو ترقی کی ایک شاہراہ پر گامزن کرنے کے لئے آتے ہیں۔ حقیقی کامیابی اور کامل غلبہ ان کی جماعتوں کو خلفاء کے ذریعہ ہی حاصل ہوا کرتا ہے۔ اور جب کبھی کسی قوم میں کمزوری اور ناتوانی کے آثار پیدا ہوئے۔ ہمیشہ اس کا باعث اطاعت اور فرمانبرداری کا فقدان نظر آئے گا۔ یہ وہ نور ہے کہ جتنا جتنا کسی قوم نے اس کو مدنظر رکھا اسی قدر اس نے ترقی کی۔ اور جب بھی تکبر اور نخوت میں آ کر کسی قوم نے اس سے روگردانی کی۔ اور اس کی اہمیت کو نظر انداز کر کے اس کی ضرورت نہ سمجھی۔ اسی وقت اس کی ریح نکل گئی۔ اور اس کی قوت اور شوکت میں زوال آ گیا۔ باوجود اس کے کہ اس کی تعداد پہلے سے زیادہ ہو گئی۔ مگر اس کا رعب اور دبدبہ دُنیا سے مٹتا چلا گیا۔ اور ایک وقت آیا۔ کہ اس کی ہستی ہی دنیا سے ناپید ہو گئی۔

مُسلمانوں کا زوال

دور کیوں جائیں خود مسلمانوں کے حالات پر غور کر کے دیکھ لیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ جو رعب اور دبدبہ اور شوکت اور عظمت مسلمانوں کو قرون اولے میں حاصل تھی وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بعض بدبخت اور رسوائے عالم وجودوں کے اختلاف اور تفرقہ پیدا کرنے کے بعد باقی رہی اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر سوچنے کا مقام ہے۔ کہ آخر اس کی کیا وجہ ہوئی۔ کیا مسلمانوں کی تعداد پہلے سے کم ہو گئی؟ یا کیا مسلمانوں کے پاس مال و دولت نہیں رہا۔ یا ساز و سامان سے وہ محروم ہو چکے تھے۔ یا ان کی قوت بازو یا شجاعت میں کوئی فرق آ گیا تھا۔ یا وہ فنونِ جنگ بھول گئے تھے۔ اگر یہ ساری باتیں ان میں موجود تھیں۔ بلکہ پہلے سے ہر بات میں بڑھ چڑھ کر تھے۔ تو روز بروز تنزل میں کیوں گرتے گئے۔ آخر اس کا کوئی سبب ہونا چاہیئے۔ اس کی وجہ محض اور محض یہی تھی۔ کہ انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ اب ہم طاقتور ہو گئے ہیں اب ہمیں ایک ہاتھ پر جمع رہنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اس کفرانِ نعمت کا جو نتیجہ ہوا وہ اظہر من الشمس ہے۔

جماعت احمدیہ میں وحدت اور اتحاد

اب دوبارہ اللہ تعالےٰ نے رحم کر کے محض اپنے فضل و کرم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ اور حضور کے ذریعہ وحدت اور اتحاد کی ایک مستحکم بنیاد رکھی۔ جس پر عظیم الشان قصر تعمیر کرنے کے سب سے پہلے ذمہ وار ہم ہیں۔ جب تک یہ مقدس امانت ہم میں محفوظ رہے گی اور ہم اس کے مقابلہ میں ہر عزیز سے عزیز چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہیں گے۔ دنیا ہم سے کانپے گی اور ہمارا رعب صفحہ عالم پر چھایا رہے گا اسلام کی ترقی دن دوگنی اور رات چوگنی ہوتی رہے گی۔ لیکن جس دن ہم نے سمجھا کہ ہمیں ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت نہیں۔ اسی دن سے ہم پر زوال آنا شروع ہو جائے گا۔ اور رحمتِ الٰہی کا سایہ ہم سے دور ہو جائیگا اور ہم بھی اسی طرح دنیا میں مخذول و مردود ہو جائیں گے۔ جس طرح ہم سے پہلے ہوئے۔ خدا ہم پر رحم کرے۔ اور ہمیں اس قعر ذلت میں گرنے سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

ہماری ترقیات کا انحصار

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ جس قوم کا کوئی درد رکھنے والا اور سچا غمخوار امام نہیں ہوتا۔ وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آخری رسالہ "پیغام صلح" میں تحریر فرمایا ہے کہ جس قوم کا کوئی پیشوا اور لیڈر واجب الاطاعت نہیں ہوتا۔ وہ پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہوتی ہے۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں۔ کہ اہلِ دنیا ہماری ہستی کا اقرار کریں۔ اور ہمارا وقار اور دبدبہ ترقی کرتا چلا جائے۔ اسلام روز بروز اکنافِ عالم میں پھیلتا چلا جائے تو اس کا صرف اور صرف یہی ذریعہ ہے کہ ہم اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ کہ ہماری تمام ترقیات کا انحصار اطاعت امام میں ہے۔ اور نہایت ہی بدبخت اور شقی ہیں وہ لوگ جو اس وحدت اور اتحاد کو تباہ کرنے کے لئے اس قسم کی بحثیں کرتے ہیں۔ کہ کیا خلیفہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں۔ کیونکہ ان بحثوں کا مطلب سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ نظام سلسلہ میں بگاڑ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس وحدت ملی کو پراگندہ کرنا چاہتے ہیں۔ جس کی بنیاد اللہ جل شانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ رکھی ہے۔ حالانکہ آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے وضاحت سے اس مسئلہ کو حل فرما دیا ہے۔ کہ خلیفے خدا بناتا ہے۔ اور صرف انہی لوگوں کو یہ مقدس ردا پہنائی جاتی ہے۔ جو نیکی۔ تقوےٰ اور اعمالِ صالحہ میں دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔ اور پھر یہی وہ لوگ ہیں جن کے ذریعہ دینِ برحق کو تقویت پہونچتی ہے۔ اور وہ دوسرے ادیان پر غلبہ حاصل کرتا ہے؛

خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی

یہ کہنا کہ یہ ردا کسی وقت ان سے چھین بھی جا سکتی ہے اس سے زیادہ بودی۔ لچر۔ اور مضحکہ خیز اور کوئی بات نہیں ہو سکتی ایسے لوگ کیا یہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک کسی خلیفۂ برحق کو محض اس خیال کی بنا پر خلافت سے برطرف کر دیا گیا ہو کہ پہلے وہ خلیفۂ برحق تھا۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد اس میں بگاڑ پیدا ہو گیا۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف بیسیوں مثالیں اس قسم کی موجود ہیں۔ کہ ایک شخص جو کافی عرصہ تک ایک خلیفہ برحق کی بیعت میں رہا۔ اور پھر اس نے اپنی بیعت فسخ کر دی۔ وہ ہمیشہ ہی من کفر بعد ذالک فاولٓئک ھم الفاسقون کا مصداق رہا؛

159
Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض یہ خیال کہ کوئی بھی برحق خلیفہ خلافت سے معزول ہو سکتا ہے۔ محض بعض لوگوں کی نفسانی خواہشات کا نتیجہ ہے۔ ورنہ شریعت اسلامی میں اسکی کوئی نص نہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو اگر وُہ عمر رسیدہ ہیں۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کے وقت کا پیغامی فتنہ بھُول گیا ہے۔ کہ جب ان میں بھی یہ ناپاک خیالات پَیدا ہو گئے تھے۔ اور وُہ چاہتے تھے۔ کہ حضُور کو خلافت سے معزول کر دیا اس وقت آپ نے کن جلالی الفاظ میں فرمایا تھا۔ کہ

"خدا تعالےٰ کے بنائے ہُوئے خلیفہ کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی اس لئے تم میں سے کوئی مجھے معزول کرنے کی قدرت اور طاقت نہیں رکھتا اگر خدا تعالےٰ نے مجھے معزول کرنا ہوگا تو وُہ مجھے موت دے دیگا۔ تم اس معاملہ کو خدا کے حوالے کرو۔ تم معزول کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ میں تم میں سے کسی کا بھی شکر گزار نہیں ہوں۔ جھوٹا ہے وُہ شخص۔ جو کہتا ہے۔ کہ ہم نے خلیفہ بنایا" (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

اسلام میں اطاعتِ امام کی تعلیم

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی تقریر کے مندرجہ فوق اقتباس سے یہ دونوں باتیں بالبداہت ثابت ہوتی ہیں۔ کہ اول خلیفۂ برحق کو کوئی طاقت معزول نہیں کر سکتی۔ دوم خلیفے خدا بناتا ہے پس جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ کسی شخص کو خلافت کی ردا پہنانا اللہ تعالےٰ ہی کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اور یہ کہ دُنیا کی کوئی طاقت اسے معزول نہیں کر سکتی۔ نیز اسلام کی ترقی۔ اور اس کا غلبہ اسی کی ذات کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے۔ تو نہایت ہی بدقسمت ہے وُہ شخص جو اطاعتِ امام کو اپنی ہر خواہش پر مقدم نہیں رکھتا۔ بلکہ سچ پوچھو تو اطاعت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس پر تمام کامیابیوں کا انحصار ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے تمام دینی۔ اور دُنیوی امُور میں سب سے ضروری اور سب سے اہم فرض مسلمانوں کے ذمہ یہ قرار دیا ہے۔ کہ وُہ ہر کام کرتے وقت پہلے اپنا ایک امام منتخب کر لیا کریں۔ اور پھر اس کی ہر نقل و حرکت کی بلا چون و چرا پیروی کریں اسلامی عبادات ہی کو لے لو۔ ہماری مشہُور عبادتیں نماز پنجگانہ۔ جمعہ اور حج ہیں۔ کیا ہر عبادت کی ادائیگی کے لئے ہمارے لئے یہ شرط نہیں قرار دی گئی۔ کہ پہلے ہم اپنا ایک امام مقرر کر لیں۔ اور پھر اس کی کامل اقتدا کریں پھر روزمرہ کے عام سفروں کو لو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ اگر دو شخص بھی سفر کا ارادہ کریں۔ تو ایک کو امیر مقرر کر لیں۔ پھر جنگوں کو لو۔ اور اسلامی تاریخ پر نگاہ دوڑاؤ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو کمانڈر کی اطاعت کا اس قدر تاکیدی حکم دیا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر اور تاکید ہو ہی نہیں سکتی۔

بشاراتِ الٰہیہ کا مصداق خلیفہ

جب دُنیوی۔ اور اپنے بنائے ہوئے لیڈروں کا یہ حال ہے۔ کہ کامیابی ان کی اطاعت کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ تو غور تو کرو۔ کیا خدا تعالےٰ کے بنائے ہُوئے خلیفے کی اطاعت سے انحراف کر کے کوئی قوم زندہ رہ سکتی ہے اور پھر خلیفہ بھی وُہ جو خاص بشاراتِ الٰہیہ کا حامل ہو۔ سینکڑوں انبیاء اور اولیاء اس کی آمد کی خوشخبری دے چکے ہوں۔ خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے یتزوج ویولد لہ کے مبارک الفاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاص فرزند قرار دے کر اسلام کی ترقی کو اس کے ساتھ وابستہ قرار دے چکے ہوں۔ حضرت نعمت اللہ جیسے مشہُور ولی اس کے متعلق "پسرش یادگار مے بینم" کے شاندار الفاظ میں یادگارِ عالم کی بشارت دے چکے ہوں۔ اور اس کی اس جہان میں آمد سے پیشتر حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کو اس کے متعلق خاص الخاص بشارات مل چکی ہوں۔ اور پھر حضور کی ہزاروں پیشگوئیاں اس کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہوں۔ مثال کے طور پر دمشق تشریف لے جانے کی پیشگوئی کو لو۔ کس صفائی سے وُہ آپ کے وجُود سے پوری ہوئی۔ زمین کے کناروں تک تبلیغ احمدیت کی بشارت پر نگاہ دوڑاؤ۔ کس آب و تاب کے ساتھ اللہ تعالےٰ آپ کے وجُود سے اسے پورا کر رہا ہے۔ لنڈن میں تشریف لے جانے۔ اور وہاں تقریر کرنے کی رؤیا پر غور کرو۔ کیسی وضاحت سے آپ کے وہاں تشریف لے جانے پر حضور کی یہ رؤیا آپ کے وجود سے پوری ہُوئی۔

ایک لطیف نکتہ

اب میں ایک نہایت لطیف نکتہ پیش کرتا ہوں۔ آپ میں سے اکثر نے پڑھا ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ہمارے آقا و ہادی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو مسیح نفس قرار دیا ہے اور یہ بھی آپ میں سے اکثر جانتے ہیں۔ کہ انگلینڈ کے سفر میں بارہ ۱۲ حواریوں کے ساتھ جانے سے مسیح ناصری علیہ السلام کے ساتھ حضُور کی یہ مشابہت پوری آب و تاب کے ساتھ پوری ہو چکی ہے۔ اور اس امر سے بھی تمام احمدی آگاہ ہیں۔ کہ ان بارہ حواریوں میں سے جو حضور کے ہمسفر تھے۔ ایک شیخ مصری صاحب بھی تھے۔ اب نتیجہ خود نکال لو۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ اگر مصری صاحب ان اخلاق کا مظاہرہ نہ کرتے۔ تو حضُور کے تشبیہ بالمسیح میں ضرور کچھ کسر باقی رہ جاتی۔ مگر کون ہے جو خدا کے نوشتوں کو رد کر سکے۔

زندہ اور طاقتور جماعت بنانے والا

پھر آؤ۔ ذرا اس بات پر غور کرو۔ کہ اگر یہ امام ہاں ہمارا پیارا امام۔ ہمارا سپر اور پناہ نہ ہوتا۔ تو جماعت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد جن مصائب و آلام اور مشکلات میں سے گزری ہے۔ کیا اب تک اس کا کچھ بھی باقی رہتا۔ یقیناً دُشمنوں کی نگاہ میں یہ ایک یتیم بچہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی تھی۔ اور وُہ خوش تھے۔ کہ اب ہم اسے جلد دُنیا سے نابود کر دیں گے مگر اس پچیس سالہ اولوالعزم نوجوان کی ہمت کو دیکھو۔ کہ اس نے کس دانشمندی اور استقلال کے ساتھ جماعت کو ہاں بالکل کمزور۔ یتیم اور نحیف جماعت کو مشکلات کی خاردار جھاڑیوں۔ وحشتناک جنگلات۔ بے آب و گیاہ صحراؤں۔ اور [illegible] بالکل صحیح و سالم گزار کر ہستی کی ایک مضبوط چٹان پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور دُشمنانِ احمدیت کو اچھی طرح سے یہ احساس کرا دیا ہے۔ کہ جس جماعت کو تم یتیم۔ اور بے کس سمجھتے تھے۔ وُہ ایک زندہ اور طاقتور جماعت ہے۔

آزمودہ کو آزمانے کی کوشش

اس مصلح موعود۔ اور اولوالعزم امام کی مخالفت میں جس طاقتور سے طاقتور اور بااثر سے بااثر تحریک نے سر اٹھایا۔ بُری طرح اسے کچل دیا گیا۔ مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام۔ اور ان کے رفقاء جماعت احمدیہ میں شیخ مصری صاحب سے کچھ کم اثر و رسُوخ نہیں رکھتے تھے۔ بلکہ شیخ صاحب کے اثر و رسُوخ کو ان سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ لیکن جماعت نے کس مومنانہ جُرأت اور شیوہ مردانگی کے ساتھ ان پر یہ ثابت کر دیا۔ کہ جماعت میں کسی کے اثر و رسُوخ کی صرف اس وقت تک پروا کی جاتی ہے۔ جب تک کہ وُہ اپنے دامن کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھے۔ لیکن جب اس طرف سے ذرا بھی کم عقیدگی کا اظہار ہو۔ جماعت اسے پرِ پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر مستریوں نے خلافت حقہ کے خلاف شرارت آمیز رویہ اختیار کرکے جو موہنہ کی کھائی - اسے بھی شیخ مصری صاحب اور ان کے شروع زمانہ کے دوست ہاں ایمان اور کفر میں دوست منشی فخرالدین صاحب ملتانی اچھی طرح سے جانتے ہیں - اب پھر انہوں نے اس آزمودہ فلسفہ کو آزمانے کی کوشش کی ہے - لیکن جماعت نے ان کے خلاف نفرت اور حقارت کے ریزولیوشنز پاس کرکے بتا دیا ہے - کہ وہ خلافت سے علیحدگی کے بعد ان کی کیا حیثیت سمجھتی ہے - اور زمانہ بھی دیکھ ے گا - کہ ان کا کیا حشر ہوتا ہے - کاش یہ پہلوں کے تجربہ سے فائدہ اٹھاتے - تا انہیں آج اس خطرناک اقدام کی جرأت نہ پڑتی بے شک ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ اگر یہ سلسلہ خدائی نہ ہوتا - اور رحمت خداوندی کا سایہ اس کے سر پر نہ ہوتا - اور اس کی کامیابی اور ترقی کی امید افزا اور حیرت انگیز بشارات اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتیں - تو بے شک ممکن تھا - کہ ایسی تحریکیں اٹھانے والے ہمیں کسی حد تک ڈرانے میں کامیاب ہو جاتے - مگر جب ہمیں یقین ہے - بلکہ تمام احمدی یقین کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑے ہیں - کہ یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے اور وہی اس کا نگہبان اور محافظ ہے تو پھر کس طرح ممکن ہے - کہ ہم ان لوگوں کی گیدڑ بھبکیوں سے گھبرا جائیں کیا خدا تعالےٰ کے وعدے ٹل سکتے ہیں ؟

کبر اور بدظنی کا نتیجہ

قرآن کریم پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے - کہ کبر اور بدظنی دو ایسے خطرناک امراض ہیں - کہ جس شخص میں یہ پیدا ہو جائیں - ایمان اس سے اسی طرح نکل جاتا ہے - جس طرح تیر کمان سے یا پرندہ گھونسلے سے عموماً منافقین کے ساتھ جب ایک حد تک انہیں مؤلفۃ القلوب کی فہرست میں شامل کرکے ان سے احسان اور مروت کے طور پر کوئی امتیازی سلوک کیا جاتا ہے تو وہ اسے ہمیشہ کے لئے اپنا حق سمجھنے لگ جاتے ہیں - پھر جب تک ہر بات اور ہر معاملہ میں ان کو دوسروں سے ممتاز نہ سمجھا جائے تو بگڑ بیٹھتے ہیں - بلکہ اگر ایسے لوگوں کا کسی کے ساتھ کوئی جھگڑا ہو جائے - تو وہ چاہتے ہیں - کہ دوسرے کی بات کو مطلقاً سنا ہی نہ جائے - اور جو کچھ بھی وہ کہیں فریق ثانی کا بیان لینے کے بغیر ہی اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے - اور فوراً دوسرے فریق کے خلاف کارروائی شروع کر دی جائے - اس اصل کو مدنظر رکھ کر اگر آپ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ تقریر پڑھیں گے جو حضور نے ۲۵ جون کی صبح کو مسجد اقصیٰ میں تمام اہالیان دارالامان کے مجمع میں فرمائی - تو آپ فوراً سمجھ جائیں گے - کہ شیخ مصری صاحب اور منشی فخرالدین صاحب چاہتے تھے - کہ ان کے مقابلہ میں کسی دوسرے شخص کو قابل التفات ہی نہ سمجھا جائے - نہ شریعت کی پروا کی جائے - نہ قانون کا احترام کیا جائے بلکہ کیا جائے تو یہ کہ دوسرے فریق کی بات سنے بغیر فوراً ہی ان کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے - اس تقریر کو پڑھنے سے ان ہر دو صاحبان کی بدظنی تو بالکل واضح ہے - کہ ذرا ذرا سی بات پر چونکہ دل میں چور تھا اس لئے سمجھتے تھے - کہ جہاں دو چار آدمی اکٹھے کھڑے ہوئے ضرور ان کے خلاف منصوبے باندھ رہے ہیں - اور پھر ساتھ ہی بناءالفاسد علی الفاسد کے طور پر یہ خیال کر لیتے - کہ یہ جو منصوبے کر رہے ہیں انہیں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کام پر مقرر کیا ہوگا - ورنہ انہیں کیا ضرورت پڑی تھی - ایسے لوگوں کی مثال بالکل ایسی ہی ہوتی ہے - جیسے قرآن کریم میں منافقین کے متعلق آتا ہے کہ منھم من یلمزک فی الصدقات کہ اے نبی ان منافقین میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں - جو صدقات کے بارہ میں تجھ پر بدظنی کرتے ہیں - اور تیری عیب گیری کرتے ہیں - کہ فلاں مستحق تھا اسے نہیں دیا - اور فلاں کو بالکل ضرورت نہیں تھی - اسے مالا مال کر دیا گویا اپنی آرا کو یہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی آرا پر ترجیح دیا کرتے تھے یہی حال ان لوگوں کا ہے - کبھی تو یہ اعتراض ہے - کہ پٹرول کے ٹھیکہ کا فلاں مستحق تھا اسے چھوڑ کر فلاں کو ترجیح دے دی گئی - کبھی کہتے ہیں - جب ہم کہتے ہیں - کہ فلاں فلاں مجرم ہے - تو انہیں بلا توقف سزا کیوں نہیں دی جاتی - غرض یہ ان میں ایک بیماری تھی - جو اندر ہی اندر بڑھتی گئی - اور آخر وہ وقت آیا - کہ انہیں ایمان جیسی قیمتی اور بیش بہا نعمت سے محروم کر دیا ؟

علمیت کا بیجا گھمنڈ

منشی فخرالدین صاحب کی حالت کو تو ابتدا سے ہی سب جانتے ہیں - البتہ شیخ مصری صاحب اس مرض میں مبتلا ہونے سے پہلے بہت حد تک متین اور سنجیدہ تھے - مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے - بدظنی اور کبر دو ایسے خطرناک امراض ہیں - جو اندر ہی اندر انسان کو کھوکھلا کر دیتے ہیں - ان کی بدظنی تو مشہور ہی ہے - مگر ان کو اپنے علم پر بھی کچھ عرصہ سے اس قدر گھمنڈ ہو چکا تھا - کہ دوسروں کے متعلق ہمیشہ ہمچو من دیگرے نیست کی رٹ لگایا کرتے تھے چنانچہ اس بات کی تائید میں ایک واقعہ احباب کے سامنے رکھتا ہوں - ہماری جماعت کے احباب اکثر اس واقعہ سے آگاہ ہیں - کہ باوجود مولوی فاضل اور بی - اے ہونے کے شیخ صاحب کو سلسلہ کی خدمت کرنے کے لئے کسی معمولی سے معمولی تصنیف کی بھی توفیق نہیں ملی - مگر کبر اس قدر تھا - کہ جو شخص بھی اپنے اخلاص اور محنت سے سلسلہ کی خدمت کے لئے کوئی کتاب لکھتا ان کی زبان پر اکثر یہی ہوتا کہ یہ شخص عالم نہیں ہے - یعنے چونکہ یہ شخص عالم نہیں - اس لئے اس کی کتاب بھی پڑھنے کے قابل نہیں - چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ زمانہ طالب علمی میں میں مدرسہ احمدیہ کے صحن میں ایک نہائت ہی مخلص اور دیرینہ خادم سلسلہ بزرگ کی ایک قابل قدر تصنیف کا مطالعہ کر رہا تھا - کہ شیخ مصری صاحب ٹہلتے ٹہلتے آ گئے اور کہنے لگے کیا پڑھ رہے ہو - میں نے کہا فلاں کتاب پڑھ رہا ہوں - کہنے لگے یہ کس کی تصنیف ہے میں نے کہا فلاں مصنف کی - اس پر کہنے لگے He is not a learned man یعنے یہ شخص کوئی عالم آدمی نہیں - اس لئے اس کی کتاب پڑھنے کا کوئی فائدہ نہیں - حالانکہ وہ کتاب مصنف کی خاص محنت اور کوشش کا نتیجہ تھی اور اہل علم نے اسے نہائت قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے -

ایک اور مثال

مصری صاحب کے کبر کی ایک اور مثال سن لیں - یہی بزرگ جن کا میں نے ذکر کیا ہے - حال ہی میں جب میں ایک ماہ کی رخصت لے کر دارالامان گیا - تو چونکہ مجھے نہائت شفقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - میں انہیں ملنے گیا - اور مصری صاحب کے متعلق ان سے دریافت کیا - کہ آپ کے خیال میں ان کی علیحدگی کا باعث کیا چیز ہوئی فرمانے لگے - دراصل بات یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محض مراحم خسروانہ کے طور پر اس شخص پر بڑے بڑے احسانات کئے - خود خرچ دے کر حصول تعلیم کے لئے مصر بھیجا - بغیر کسی خاص خدمت کے مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری کا اہم کام سپرد کر دیا - ۱۹۲۴ء میں جب مذہبی کانفرنس میں شرکت کے لئے انگلینڈ تشریف لے گئے - تو انہیں بھی ساتھ لے گئے - اور بھی ہر موقعہ پر ہمیشہ ان کی دلداری کو مدنظر رکھا - مگر اس قدر احسانات کا بدلہ آج یہ شخص یہ دے رہا ہے - کہ اپنے محسن اور آقا کی شان میں نہائت ہی گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے ذرا نہیں ہچکچاتا - پھر فرمایا - کہ دراصل

انہیں کبر نے تباہ کیا ہے۔ اور اس کے متعلق میں تمہیں ایک واقعہ سناتا ہوں۔ تمہیں یاد ہوگا۔ کہ جب ماسٹر ماموں خاں صاحب کے ربیب کو کسی خفیہ سازش کی بنا پر پیٹا گیا۔ تو اس لڑکے کی خطرناک حالت سنکر میرے گھر سے بھی دیکھنے گئے۔ اور ضربات کو دیکھکر ان کے موہنہ سے بغیر کسی کا نام لینے کے مارنے والوں کی نسبت چند ایسے کلمات نکل گئے جن سے مارنے والوں کی بے رحمی اور سفاکی کا اظہار ہوتا تھا۔ یہ بات کسی طرح شیخ مصری صاحب تک بھی پہنچ گئی۔ اس پر شیخ صاحب نے مجھے پیغام بھجوایا۔ کہ خبردار! اگر پھر کہیں ایسے کلمات سنے گئے۔ تو تمہیں قادیان سے نکلوا دوں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شیخ صاحب اپنے جھوٹے اثر ورسوخ کے متعلق دیر سے غلط فہمی میں مبتلا تھے۔

پیارے بھائیو! کبر اور غرور نے مصری صاحب کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ کجا یہ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی محبت کا دم بھرتے تھے۔ اور کجا یہ کہ آج احمدی جماعت کو جو خلافت کے بارہ میں ایک چٹان سے بھی مضبوط ہے۔ اپنی چالوں سے برگشتہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

احباب کرام! اب شیطان اور رحمٰن کی آخری جنگ ہے۔ دشمن اپنی تمام طاغوتی طاقتوں کو لے کر میدان جنگ میں صف آرا ہے۔ وہ چاہتا ہے۔ کہ جماعت کے اتحاد اور یکجہتی کو اپنی ناصحانہ مگر پُر فریب باتوں سے ملیا میٹ کر دے۔ اور اس ثمردار اور تمام عالم کو اپنے سایہ میں لینے والے درخت کو جسے مسیح پاک نے سہام اللیل کی موسلا دھار بارش سے سینچا۔ اس کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم فرمان خداوندی ان عبادی لیس لک علیھم سلطان کے مصداق بنکر شیطان کو بتا دیں۔ کہ ہم خدا کے بندے ہیں۔ تمہارا ہم پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم تم سے اور تمہارے ناپاک اور فتنہ پیدا کرنیوالے مقاصد سے سخت نفرت اور حقارت کا اظہار کرتے ہیں۔ خاکسار شیخ عبدالقادر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور مخلصین جماعت کے مزید اخلاص نامے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۶)

سیدنا وامامنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدکم اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! ایک گدائے بے نوا۔ عقیدت کے پھول لیکر ایاز کے رنگ میں محمود کے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

منافقین کے فتنے کی وجہ سے اور خاص کر شیخ مصری کے چیلنج کی وجہ سے حضور کی ذات بابرکات کے ساتھ دل میں ایک بے پناہ طوفان محبت اور عقیدت کا اُمڈا چلا آ رہا ہے۔ آج کل بسا اوقات یہ حالت ہے کہ جب بھی ان بدخیالات کا تصور ذہن میں آتا ہے۔ بے اختیار یہ حالت ہوتی ہے۔ ؎

دل میں اک درد اٹھا آنکھوں میں آنسو بھر آئے
بیٹھے بیٹھے مجھے کیا جانئے کیا یاد آیا

شیخ مصری نے جماعت احمدیہ کے ایمانوں کا کتنا غلط اندازہ لگایا ہے۔ خدا کے فضل سے جماعت کا ایمان تو پہاڑ سے بھی زیادہ مضبوط ہے۔ ایک مصری کیا کروڑوں مصری مل کر بھی جماعت کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ رسوخ اور اثر کا ادعا بھی خوب ہے۔ اس کو تو اتنا بھی علم نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ میں اثر اور رسوخ کا راز ہی محمود کی توجہ میں مضمر ہے جس سے وہ نگاہ ہٹ گئی۔ اس کی عزت اور وقار اثر اور رسوخ بھی مٹ گیا۔ اب اس کا رسوخ اور اثر کہاں ہے۔ ہماری نظر میں تو وہ ایک مردہ کیڑے جتنا بھی قابل اعتنا نہیں۔

سیدنا حضور کی تسلی اور اطمینان کے لئے نہیں۔ حضور کی تسلی کے لئے وہ حی و قیوم خدا کیا کم ہے۔ جو رات دن حضور کو تسلیاں دیتا ہے۔ وہ الہامات جو متواتر حضور کے متعلق خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل کئے۔ کیا وہ حضور کے اطمینان کے لئے کم ہیں۔ جن کی تصدیق ہم نے خود اپنی زندگیوں میں کر بھی لی ہے۔ اس مصری نے پیغامیوں کو ہی دیکھ لیا ہوتا۔ کہاں گیا ان کا اثر اور رسوخ ؎

مٹے نام جن کے وہ نامی تھے کیسے

یہ سلسلہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ ہے۔ اس کو تباہ کرنے کا ارادہ کرنے والا خود مٹ جائیگا۔ بلکہ اس دشمن نے جو دھمکیاں دیکر ہماری محبت اور غیرت کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ اس کے متعلق عقیدت اور اظہار کے لئے یہ عقیدت نامہ لکھ رہا ہوں۔ کہ ہر ابتلا اور امتحان میں حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنا میری انتہائی سعادت ہے۔ (نہ صرف میری بلکہ تمام احمدی جماعتوں کی) میرے خون کا آخری قطرہ خلافت کے وقار کے قیام کے لئے حاضر ہے۔ میرے جیسے کروڑوں انسان خلیفہ کے ایک اشارے پر قربان کئے جا سکتے ہیں۔ آخر ہماری جان ہے کیا چیز۔ یہ تو ہماری ہے ہی نہیں۔ مدت ہوئی کہ بیع کر دی تھی۔ حضور میرے اپنے مذاق کے مطابق تو یہ میری اور ہماری اور ہم یہ سب لفظ ہی غلط ہیں۔ ہم سب حضور کے ہی ہیں۔ جسمانی لحاظ سے ہم دور ہیں مگر حضور کے ایک اشارے پر آپ دیکھیں گے کہ آپ کے یہ ابراہیمی طیور کس طرح لبیک کہتے ہوئے حضور کے گرد پروانہ وار قربان ہوتے ہیں۔

سیدنا جہاں تک میری عقل اور معرفت کام دیتی ہے۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسا کہ پچھلے سال کے روزوں نے بیرونی مخالفین احرار وغیرہ کا پردہ چاک کیا تھا۔ اس سال کے روزے اور دعائیں اندرونی فتنے یعنی منافقین کے استیصال کا باعث ہو رہے ہیں۔ حضور کا ایک ادنےٰ غلام

غلام مصطفےٰ ٹیکس انسپکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ

(۱۷)

بحضور فیض گنجور سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ روز سے روزنامہ الفضل کے ذریعہ بعض منافقین کی شرارتوں کا علم ہو کر افسوس ہوا۔ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل وکرم سے جماعت کو ہر قسم کے فتنہ و فساد سے مامون و محفوظ رکھے۔ اور منافقین کو کیفر کردار تک پہنچا دے حضور پر نور ہی کی رحمدلی اور چشم پوشی تھی۔ کہ یہ گروہ اب تک بچا رہا مگر افسوس کہ اس نے اس عفو اور درگزر سے کچھ فائدہ نہ اٹھایا۔ منافقین سلسلہ کے اخراج کے متعلق حضور جس قسم کا اقدام فرما رہے ہیں۔ وہ کل جماعت کے نزدیک نہایت ہی قابل شکرگزاری ہے۔ وہ واقعی اس قابل ہیں کہ اس پاک سلسلہ سے کاٹے جائیں۔ تا ہماری ترقی کے راستے کی روکاوٹ دور ہو۔ اور مخلصین اپنے فرائض کی ادائیگی میں کامل انہماک سے کام لے کر رحمت و افضال خداوندی کے مورد بنیں۔

خاکسار معہ اپنے اہل وعیال حضور پُر نور کے مبارک اور بیش بہا وجود سے اپنی گہری اطاعت وعقیدت کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضور کو اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ احقر بمعہ اپنے اہل وعیال کے خلافت کے اعزاز و احترام وحضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان مبارک کے ننگ و ناموس کی خاطر اور سلسلہ عالیہ کے مفاد کی خاطر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زمیندارہ مفاد اور ساہوکار

زمیندار کو بیداری کی ضرورت

اس امر کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہا جا سکتا۔ کہ گورنمنٹ نے غریب اور نادار زمیندار کو ساہوکار کے خونخوار پنجہ سے چھڑانے کے لئے بہت جتن کئے۔ زمیندار کی زندگی کے واحد سہارا یعنی زمین کو اغیار کی دستبرد سے بچانے کے لئے قانون انتقال اراضی نافذ کیا۔ زمیندار کی مالی حالت کو مضبوط بنانے کے لئے تحریک امداد باہمی کو جاری کیا۔ زرعی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تقاوی کا طریق منظور کیا اور بد دیانت اور چالاک ساہوکار کے دام تزویر کو تار تار کرنے کے لئے قوانین بنائے۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے۔ کہ گورنمنٹ کی طرف سے اس قدر کوشش وسعی اور توجہ کے باوجود اس گرگ باران دیدہ ساہوکار کا مؤثر اور قطعی علاج نہ ہوسکا اور جس قدر اس کے مہلک اور تباہ کن اثرات کو محدود کرنے کی کوشش کی گئی اسی قدر اس تباہی خیز مواد کی عفونت اور زہر وسیع تر ہوتی گئی۔ وہی قوانین جن کی تشکیل و ترتیب گورنمنٹ کی طرف سے نیک نیتی اور خیر خواہی کی بنا پر ہوئی تھی۔ ساہوکارہ قوم کے سپوتوں کے ہاتھ میں جاکر اپنی اصل غرض پوری کرنے سے قاصر رہ گئے۔ اور اس ہوشیار قوم نے ان کی زد سے بچنے کے لئے۔ ایسی ایسی پیچیدہ راہیں نکال لیں۔ کہ ان قوانین کا وجود عملاً بے کار ہوگیا۔ اب بظاہر ساہوکار یہ واویلا کرتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ نے ان کے حقوق کے ساتھ انصاف کا برتاؤ نہیں کیا مگر دل میں خوش ہیں۔ کہ گورنمنٹ کے اختیار کردہ ذرائع کو انہوں نے بے کار اور غیر مؤثر بنا دیا ہے۔

مقام افسوس ہے۔ کہ ہمارے زمیندار بھائی ہی نہیں کہ مالی فراوانی دولت و ثروت تعلیم۔ اور ذہن رسا سے ہی محروم ہیں۔ بلکہ وہ اس عام احساس سے بھی عاری معلوم ہوتے ہیں۔ جو فطرت نے ہر جاندار میں رکھا ہے۔ یعنی کسی خوف اور خطرے کے وقت چیخ و پکار کرنا اور امداد طلب کرنا۔ جہاں ہمارا زمیندار بھائی اپنی روائتی شان استغناء کے نشے میں چور ہے۔ اور باوجود برسوں سے دشمن کے مظالم کا نشانہ بنے رہنے کے اس کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ وہاں دشمن کی عیاری کا یہ حال ہے۔ کہ زمیندار کے جسم سے خون کا آخری قطرہ چوس لینے اور اس کے وجود کو دنیا میں کالعدم بنا دینے کے باوجود وہ خطرہ : خطرہ : چلا رہا ہے۔ اس کے پاس دولت ہے۔ اثر اور رسوخ ہے۔ وہ جو چاہے۔ کر سکتا ہے۔ دن کو رات اور رات کو دن منوا سکتا ہے۔ اس کے پاس اپنی آواز کو اکناف عالم میں پہنچانے کے سامان موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ صرف صوبہ پنجاب میں ہی ساٹھ ہزار سے زائد اخبار اس غرض کے لئے مصروف کار ہیں۔ کہ اس طبقہ کے جور و ستم کے واقعات کو مظلومیت اور بے کسی کی طویل اور دل ہلا دینے والی داستانوں سے بدل کر پیش کرتے رہیں۔ اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا جائے۔ کہ اگر دنیا میں کوئی عاجز ترین مخلوق ہے۔ تو یہ ساہوکار۔ بیسویں صدی کے آغاز سے لے کر آج تک وقت کا ہر لمحہ اس بات پر شاہد ہے۔ کہ ساہوکارہ قوم نے اپنے پاؤں مضبوط کرنے کی غرض سے اور اپنے کمزور اور بھولے بھالے شکار یعنی زمیندار کو نگل جانے کے لئے کیا کیا عجیب و غریب کھیل کھیلے۔ اور کس قدر حیرت ناک چالیں چلیں۔

آج جبکہ سرزمین پنجاب میں یونینسٹ پارٹی برسر حکومت ہے۔ پنجاب کا زمیندار اسی خواب خرگوش میں مدہوش ہے۔ کہ اب اس کے مفاد کو کسی قسم کا خطرہ نہیں ساہوکار پورے زور کے ساتھ اپنی جدوجہد میں مشغول ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی دن گزرے۔ کہ آل انڈیا کھتری کانفرنس کے ایک نمائندہ وفدہ نے آنریبل سر سکندر حیات خان صاحب وزیر اعظم پنجاب کی خدمت میں حاضر ہو کر بعض ایسی تجاویز پیش کیں جن کا منشا قانون انتقال اراضی کی تنسیخ تھا۔ اس میں شک نہیں۔ کہ وزیر اعظم پنجاب نے وفد کو جو جواب دیا۔ وہ زمینداروں کے لئے اطمینان بخش ہے۔ لیکن اس واقعہ سے یہ حقیقت تو بالکل عریاں ہو جاتی ہے۔ کہ ساہوکاروں کی قوم اپنے مفاد کی حفاظت کے لئے کیا کچھ کر رہی ہے۔ ان کی ان پرجوش مساعی کے مقابلہ پر اپنے بچاؤ کے لئے زمیندار جو کچھ کر رہے ہیں۔ وہ بالکل ظاہر ہے۔

معزز اخبار الفضل نے اپنے ۲۴ مئی کے لیڈنگ آرٹیکل میں گورنمنٹ پنجاب کی توجہ ایک نہایت ہی ضروری امر کی طرف منعطف کرائی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "حقیقت یہ ہے۔ کہ قانون انتقال اراضی خواہ اس وجہ سے کہ اس میں اسقام ہیں اور خواہ اس وجہ سے کہ اس کا نفاذ عام طور پر جن لوگوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ان کی ہمدردی سرمایہ داروں سے ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خود اسی طبقہ میں سے ہوتے ہیں۔ اپنا اصل مقصد پورا کرنے سے بہت حد تک قاصر چلا آرہا ہے۔ ...... حکومت کو چاہئے۔ کہ اس قسم کے اسقام کو دور کرنے کا جلد سے جلد انتظام کرے"۔

ایڈیٹر صاحب موصوف نے یہ مقالہ سپرد قلم فرما کر زمینداروں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور گورنمنٹ کو اور خود زمیندار قوم کو ایک نہایت ہی اہم معاملہ کی طرف اس وقت توجہ دلائی ہے۔ جب کہ مؤخر الذکر خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں۔ اب وقت ہے۔ کہ زمیندار اور ان کے اور قوم کے لیڈر بیدار ہوں۔ اور ان سب قوانین کی۔ جو کہ زمیندارہ مفاد کی ترقی اور حفاظت کے لئے بروئے کار لائے گئے تھے۔ اس رنگ میں ترمیم اور اصلاح کرائیں کہ وہ سب خامیاں اور نقائص قطعی طور پر دور ہو جائیں۔ جن کی وجہ سے وہ اپنا اصل .

آئی ٹون

آنکھوں کی جملہ امراض مثلاً سُرخی آنکھ۔ ناخونہ۔ پھولا۔ جالا۔ رُوہے۔ پانی بہنا۔ ککرے۔ پڑبال۔ پلکوں کا گرنا۔ آنکھ کے پردوں کی سوزش۔ کمزوری نظر اور شب کوری (اندھراتا) وغیرہ کے لئے مجرب اور لاثانی دوا ہے۔

ہر دوا فروش سے مل سکتی ہے

قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ڈاک

ایجنٹوں کی ہر شہر میں ضرورت ہے۔

دی۔ آئی ٹون کمپنی A-30 میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقصد پورا کرنے کے قابل نہیں ہو سکے یہ معاملہ اس قدر اہم اور دور رس نتائج رکھنے والا ہے۔ کہ ہم کو اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ ہم اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو جائیں۔ گورنمنٹ کو اپنی مفلوک الحال رعایا سے ہمدردی ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ہم اپنی تکالیف اور مصائب کو بالوضاحت گورنمنٹ کے گوش گذار کر دیں۔ اور گورنمنٹ سے اس زور سے التجا کریں کہ وہ ہماری مشکلات کے دور کرنے کی کوئی تدبیر کرے۔

یہ یقینی بات ہے۔ کہ ہمیں دنیا میں باعزت زندگی کا حاصل ہونا ہمارے اپنے اختیار میں ہے۔ وہ قوم جو اپنی زندگی کے بقاء اور قیام کے لئے سہاروں کی متلاشی ہو۔ کبھی زندہ نہیں رہ سکتی۔ اگر ہم میں قوت عمل ہی نہ ہو۔ تو گورنمنٹ کے حفاظتی قوانین بھی ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے۔ ہماری قومی زندگی کے احیاء اور بقاء کا انحصار کلیتہً ہماری ذاتی جدوجہد اور ایثار و قربانی پر ہے۔ جسے ہم اس مقصد عظیم کے لئے صرف کرینگے۔

ہمارے بعض دوست اس وہم میں مبتلا ہیں۔ کہ گورنمنٹ ہماری کوئی مدد نہیں کر رہی۔ جب کانگرس برسر طاقت ہو گی۔ تو وہ ہماری مفلسی اور ناداری کا موثر علاج کر سکے گی۔ کانگریس کے اقتصادی پروگرام میں یہ دعوے موجود ہے۔ کہ "زراعتی قرضوں کی تخفیف اور سود کی کمی کا انتظام کیا جائے"۔

پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اپنے ایک بیان میں یہ کہا تھا۔ کہ "یہی وہ نظام ہے۔ جس کے ماتحت ہلاکت آفرین اور مفلسی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ ہندوستانیوں کا مذہب خواہ کچھ ہو۔ غلامی اور افلاس ان سب کے نصیبے میں مشترک ہے۔ اسی طرح آزادی اور اقتصادی اور تمدنی بہتری بھی ان کے لئے مشترکہ ہونی چاہیئے۔ یہ صورت پیدا کرنے کے لئے کانگرس سب کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ کانگریس کو چونکہ زیادہ خیال عوام اور ان کی بھلائی کا ہے۔ اس لئے وہ عوام کی طرف بڑھتی ہے"۔

مگر کانگریس کے حلقہ عمل سے واقف انسان بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے کہ محولہ بالا دعاوی میں کہاں تک صداقت ہے۔ اور واقعات کس حد تک ان کی تصدیق کرتے ہیں۔ ہم نے کانگریس کے کارہائے نمایاں کے متعلق بہت کچھ پڑھا اور سنا۔ کانگرس نے تحریک نمک سازی کا اجراء کیا۔ گاندھی جی قوم کے نوجوان مردوں اور عورتوں کی معیت میں نمکین پانیوں میں جا کودے ہندوستانی سرمایہ دار کے تیار کردہ سودیشی مال کو چلانے کے لئے بدیشی مال کا بائیکاٹ کیا گیا۔ کانگریسی مردوں کے علاوہ خواتین نے بھی پکٹنگ میں خوب حصہ لیا۔ راوی کے کنارے بڑی شان و شوکت سے یوم آزادی منایا گیا۔ وغیرہ ان سرگرمیوں کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہوا۔ مگر ان میں حصہ تو لیا گیا۔ لیکن اگر کانگریس نے کچھ نہ کیا۔ تو غریب زمیندار کے لئے جو کہ ہندوستان کی آبادی کا جزو عظیم ہے اور افلاس کے لحاظ سے مفلس ترین۔ بلند بانگ دعاوی کی موجودگی میں کانگرس کی خاموشی معنی خیز ہے۔ دراصل کانگرس کی فضا پر سرمایہ داری پورے طور پر محیط اور غالب ہے۔ اور اگر بھولے سے کانگریس کو کبھی مفلس زمیندار کی امداد کا خیال آ بھی جائے۔ تو سیم و زر سے پُر تھیلیوں کی بھرمار کانگرس والوں کے لئے کچھ ایسا مسحور کن اثر رکھتی ہے کہ وہ خیال ہی محو ہو جاتا ہے۔ اور گرام سدھار کا پروگرام دھرے رہ جاتا ہے

غرض ہماری مشکلات کے حل کا راز اسی بات میں مضمر ہے۔ کہ ہم اپنے حقوق کی حفاظت کریں۔ ہمسایہ اقوام کی نقل و حرکت پر نظر رکھیں۔ ان کے ہر حملہ کا جواب دینے کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ اور بیدار مغزی موقعہ شناسی اور ہمت و استقلال سے کام لیں۔ تو شاید مقصود سے ہمکنار ہونا مشکل نہیں۔ ورنہ جن سہاروں کی تلاش عارضی طور پر ہمارے لئے امید بھری فضا پیدا کر دیتی ہے وہی سہارے آخرکار ہماری ڈوبتی ہوئی ناؤ کے لئے ہلاکت اور تباہی کا سامان بن کر ہمارے حسرتناک انجام کا موجب ہونگے

خاکسار۔ خوشی محمد بی ایس سی (اگیری) رکن مجلس انصار سلطان القلم

ماہ جون میں چندہ تحریک جدید ادا کرنیوالے مخلصین

(گذشتہ سے پیوستہ)

منشی محمد الدین صاحب چک انبہ شیخوپورہ	۱۵
اہلیہ صاحبہ " " "	۵
ملک محمد اسمٰعیل صاحب " "	۵
منشی عطا محمد صاحب ٹیچر شرقپور "	۲۵
والدہ صاحبہ " " "	۷
محمد ابراہیم صاحب جھنتوال "	۸
سید شریف شاہ صاحب سیالکوٹ	۷
محمد شریف صاحب "	۶
حاجی بشیر خاں صاحب "	۱۱
ماسٹر علی مرید صاحب "	۱۰
چوہدری محمد نواز صاحب "	۱۰
میاں حسن محمد صاحب "	۱۰/۸
چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر بی اے "	۱۱
چوہدری عنایت اللہ صاحب عزیز پور ڈوگری سیالکوٹ	۵
منشی خادم علی صاحب مل چوہر سیالکوٹ	۱۰
حکیم مولا بخش صاحب معہ اہلیہ میانوالی تھانیوالی	۷
حاجی فضل دین صاحب " "	۶
چوہدری کریم بخش صاحب اوڑا بھاگو پٹی "	۸
میاں ثناء اللہ صاحب چانگریاں "	۷
" عبد الکریم صاحب " "	۷
میاں نواب الدین صاحب بھاگووال "	۵/۸
" غلام رسول صاحب " "	۵/۸
ملک سردار خانصاحب ممبر بالوی چال او ڈیرہ	۲۰
حکیم عبد الرحمن صاحب امین آباد گوجرانوالہ	۵
اہلیہ صاحبہ " " "	۵
کلثوم بیگم دختر " "	۵
چوہدری محمد حیات خانصاحب حافظ آباد گوجرانوالہ	۳۰
میاں رحمت صاحب مانگٹ اونچے "	۵
" محمد الدین صاحب " "	۵
" محمد الدین صاحب " "	۸
" محمد امیر صاحب راولپنڈی	۱۷۰
قریشی غلام محمد صاحب "	۵
ملک فضل کریم صاحب لاہور	۵۱
منشی سربلند خانصاحب ڈیرہ غازیخان	۸
فضل احمد صاحب "	۶
اہلیہ صاحبہ سید منظور حسین صاحب لدھیانہ	۵
" مولوی برکت علی صاحب لائق "	۵
شیخ عبد الرحیم صاحب نابھ	۵

طلبائے منشی فاضل کو استاد کی ضرورت نہیں

امیدواران منشی فاضل کی سہولت کے مدنظر حضرت مولانا حافظ عبد المجید صاحب بی اے علیگ اور منشی فاضل پنجاب نے نہایت محنت اور جانفشانی سے غزلیات نظیری کی شرح لکھی۔ جو مقبول عام ہو چکی شرح لکھتے وقت حافظ صاحب موصوف نے طلبا کی تمام مشکلات کو احسن طریق سے حل کر دیا ہے یعنی اصل کتاب کا متن اور ہر ایک غزل کے شروع میں تقطیع مشکل الفاظ و محاورات کا اردو ترجمہ اور اس کے بعد شرح حافظ صاحب کی شرح کو استادان عصر اور ممتحن صاحبان علوم مشرقی پنجاب یونیورسٹی نے نہایت استحسان کی نظر سے دیکھا ہے۔ اور یہ رائے ظاہر فرمائی ہے کہ اسکی موجودگی میں استاد کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

بی اے اور ایم اے بننے کا آسان طریقہ

اگر آپ بی اے پاس کر کے گریجویٹ بننا چاہتے ہیں۔ مگر کالج کے بھاری اخراجات برداشت نہیں کر سکتے تو آپ ہمارے کتب خانہ کی فہرست

علوم مشرقی

مفت طلب فرمائیں اسمیں وہ تمام ہدایات درج ہیں جنکے مطابق آپ اپنے فرصت کے لمحات صرف کرنے سے قلیل عرصہ میں گریجویٹ بن سکتے ہیں اور تمام رکاوٹیں جو آپ کی ترقی کی راہ میں حائل ہیں دور ہو جائیں گی۔

ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا میں اضافہ کرنیوالے مخلصین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر جن اصحاب نے وصایا میں اضافہ کیا ہے۔ ان کی ایک اور فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ باقی اصحاب کو بھی چاہیئے۔ کہ جلد سے جلد اضافہ کر کے ثواب عظیم کے مستحق ہوں۔ فہرست حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام موصی	حصہ موعودہ	حصہ اضافہ کردہ
۴۵۱	منشی محمد یحییٰ خان صاحب قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۲	اہلیہ مولوی صالح محمد صاحب امراؤتی برار کیمپ	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۳	مولوی محمد صالح صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ سندھ	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۴	بابو غلام مصطفےٰ صاحب ٹیکس انسپکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۵	جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر قادیان	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۶	مولوی قمر الدین صاحب "	۱۵/۱۰۰	۱/۹
۴۵۷	پیر خلیل احمد صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۸	میاں محمد اسمٰعیل صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۵۹	میاں سراج دین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۰	بابو محمد شریف صاحب ٹیلیفون کلرک فیروزپور چھاؤنی	۱/۹	۱/۸
۴۶۱	مہر غلام حسن صاحب شہر سیالکوٹ	۱/۱۰	۱/۷
۴۶۲	میاں مہر الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۳	منشی محمد عبد اللہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۴	میاں الف الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۵	شیخ محمد اکبر صاحب "	۱/۱۰	۱/۸
۴۶۶	سید جیون شاہ صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۷	مستری نظام الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۶۸	چوہدری فضل احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ "	۱/۸	۱/۷
۴۶۹	مہر بشیر احمد صاحب "	۱/۸	۱/۷
۴۷۰	ڈاکٹر محمد الدین صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۷۱	سید محمد شریف صاحب "	۱/۱۰	۱/۹
۴۷۲	چوہدری احمد الدین صاحب گجرات	۱/۱۰	۱/۹
۴۷۳	مولوی محمد حسین صاحب مبلغ کشمیر	۱/۱۰	۱/۹
۴۷۴	ملک بشیر احمد صاحب بمبئی	۱/۱۰	۱/۹
۴۷۵	ڈاکٹر احمد الدین صاحب ٹانگانیکا	۱/۸	۱/۷

سکرٹری مقبرہ بہشتی

تعمیرات پر کام کرنے والوں سے چندہ کی وصولی کا انتظام

تعمیرات پر چندہ کی وصولی کے متعلق یہ دقت عام طور پر محسوس ہوتی رہی ہے کہ کاریگر مزدور وغیرہ جو ان پر کام کرتے ہیں وہ دن بھر تو اپنے اپنے کاموں پر ہوتے ہیں اور رات کو گھروں پر جاتے ہیں۔ اس وقت محلوں کے منتظمین کو چندہ وصول کرنا مشکل ہوتا تھا۔ اس لئے بیت المال نے قادیان میں یہ دستور العمل بنا دیا ہوا ہے کہ ایسے کاریگروں اور مزدوروں سے تعمیرات پر ہی چندہ وصول کر لیا جایا کرے لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا ایسی عمارات کے مالکوں اور منتظمین کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تقسیم اجرت کے وقت اپنی عمارات پر کام کرنے والے معماروں۔ بڑھیوں اور مزدوروں سے باقاعدہ چندہ وضع کر کے جنرل کمیٹی کو بافذ رسید ادا فرما دیا کریں۔ ناظر بیت المال

نفاق سے بچنے کا طریق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ "جو وصیت نہیں کرتا اس میں ڈر ہے کہ نفاق کی رگ ہو۔"

احمدی احباب ابھی تک وصیت کی طرف بہت کم متوجہ ہوئے ہیں ہماری جماعت لاکھوں کی جماعت ہے لیکن ابھی تک وصیت کی تعداد چار ہزار کے قریب پہنچی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری جماعت میں کثرت غرباء کی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان غرباء کو شامل کر لے کے لئے آمدنی کی وصیت رکھی ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ ہر شخص کی تھوڑی بہت آمدنی ہوتی ہے۔ پس غرباء لوگ اپنی آمدنی کی وصیت کر کے اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور جماعت کے احباب کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور کثرت سے وصیتیں کر کے کامل الایمان لوگوں میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔" اور رحمت الٰہیہ کے نزول کی جگہ میں آخری جگہ لینے کی کوشش کریں۔ اور وہ بہشتی مقبرہ ہے۔ جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا۔ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اس قبرستان میں جو مہبط انوار الٰہیہ ہے داخل ہیں۔ اور مبارک ہیں وہ جو وصیت کر کے ان کامل الایمان لوگوں میں شامل ہونے کی فکر میں ہیں اور مہبط انوار الٰہیہ میں داخل ہونے کے متمنی ہیں پس وہ احباب جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی جلد وصیت کر کے اپنے کامل الایمان ہونے کا ثبوت دیں۔ سیکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

قوت مردمی کی برقی مشین

ویٹلک

جس سے

ساٹھ سالہ بوڑھے بھی

فولادی

طاقت حاصل کر سکتے ہیں

شہر و دیہات

ہر جگہ

استعمال ہو سکتی ہے

نمائش مفصل حالات

مفت

طلب فرمائیں

قیمت ۵۶ روپے

محصولڈاک ۱۲ / ۳ آنے

ڈاکٹر ایم اسمٰعیل ۳۹

میکلوڈ روڈ بالمقابل

کشمیر بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

162

بیکاروں کیلئے نادر موقع

۱۔ فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر کے لئے ٹائپسٹوں اور روٹین کلرکوں کی بھرتی کے لئے مقابلہ کا امتحان مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

۲۔ اسامیوں کی تعداد معلوم نہیں مگر یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے لے کر ۳۱ مارچ ۱۹۳۷ء تک ۲۷ جگہیں ۱۹۳۵ء کے امیدواروں سے پر کی گئیں۔ آئندہ سال بھی جس کے لئے یہ امتحان ہو رہا ہے۔ اتنی ہی اسامیوں کے قریب خالی ہونے کی توقع ہے۔

۳۔ امتحان میں بیٹھنے کے لئے امیدوار از کم از کم میٹرک یا اس کے برابر تعلیمی معیار کا ہونا چاہیے۔

۴۔ نیز امیدواروں کا ٹائپ چالیس لفظ فی منٹ کی رفتار سے جاننا ضروری ہے۔ جس کے لئے امیدواروں کو چند مخصوص اداروں میں سے کسی ایک کا سرٹیفکیٹ درخواست۔ کے ہمراہ بھیجنا ہوگا۔

۵۔ درخواستوں کے بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۴ اگست ۱۹۳۷ء ہے۔ اور فیس داخلہ مبلغ ۱۵/- روپے ہے۔

۶۔ امیدواروں کی تاریخ پیدائش ۲ اپریل ۱۹۱۲ء سے پہلے اور ۳۱ مارچ ۱۹۲۱ء سے بعد کی نہیں ہونی چاہیئے۔

۷۔ امتحان کے سنٹر الہ آباد۔ بمبئی کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ مدراس اور شملہ مقرر ہوئے ہیں۔

۸۔ امتحان مندرجہ ذیل مضامین کا ہوگا۔

۱۔ حساب ۔۔۔ ۱۰۰ نمبر وقت ایک گھنٹہ

۲۔ خوشخطی ۔۔ ۵۰ نمبر۔ وقت ۲۰ منٹ

۳۔ جنرل نالج ۔۔ ۱۰۰ نمبر۔ وقت ایک گھنٹہ

۴۔ انگلش کمپوزیشن ۔۔ ۳۰ نمبر

وقت دو گھنٹے

۹۔ مزید معلومات کے لئے سکرٹری فیڈرل پبلک سروس کمیشن Kennedy House, Annexe Simla سے فارم وغیرہ منگوا کر دیکھیں۔

نوٹ:۔ درخواستیں پبلک سروس کمیشن کے مطبوعہ فارموں پر ہونی چاہئیں۔ جو سکرٹری پبلک سروس کمیشن شملہ سے مفت حاصل کی جا سکتی ہیں

غیر مبائعین سے ساز باز

جماعت سے خارج ہونے والوں کا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہمارا غیر مبائعین سے کسی قسم کا تعلق نہیں۔ لیکن ان کے اشتہارات کی اشاعت انہی لوگوں کے ذریعہ ہو رہی ہے اور ایسے گمنام پیغامی ان اشتہارات کی اشاعت میں حصہ لے رہے ہیں۔ جن کا مخرجین کو براہ راست علم ہی نہیں ہو سکتا اس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ احمدیہ

خریداران "الفضل" جن کے نام وی پی ہوگئے

(گذشتہ سے پیوستہ)

- ۱۲۸۶۵ چوہدری امام الدین صاحب
- ۱۲۸۶۶ جناب محمد رشید صاحب
- ۱۲۸۷۷ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب
- ۱۲۸۷۹ محمد الیاس الدین صاحب
- ۱۲۸۸۶ مفتی عبد السلام صاحب
- ۱۲۸۸۷ شیخ مشتاق حسین صاحب
- ۱۲۸۹۲ ماسٹر ولی محمد صاحب
- ۱۲۸۹۴ ظفر حسن مولا بخش صاحب
- ۱۲۸۹۶ بابو غلام حسین صاحب
- ۱۲۸۹۷ ملک فضل خالق صاحب
- ۱۲۹۰۰ نواب خان محمد عبد الرحمن خان
- ۱۲۹۰۳ میاں فرحت حسین صاحب
- ۱۲۹۱۸ شہزادہ عبد القیوم صاحب
- ۱۲۹۲۴ خواجہ مسعود احمد صاحب
- ۱۲۹۳۶ کریم بخش صاحب
- ۱۲۹۴۸ سعید احمد خان صاحب
- ۱۲۹۶۶ محمد عبد اللہ صاحب
- ۱۲۹۷۰ محمد شریف صاحب
- ۱۲۹۷۴ قاضی محمد یوسف علی صاحب
- ۱۲۹۹۷ عبد السلام صاحب
- ۱۳۰۰۳ میاں بشیر احمد صاحب
- ۱۳۰۰۵ نذیر احمد صاحب
- ۱۳۰۰۶ چوہدری عزیز الرحمن صاحب
- ۱۳۰۱۶ قریشی عبد المجید صاحب
- ۱۳۰۱۷ سعد اللہ خان صاحب
- ۱۳۰۰۷ محمود الہی خان صاحب
- ۱۲۴۷۸ سکینہ بی بی صاحبہ
- ۱۲۶۷۷ علی محمد صاحب
- ۱۱۶۲۵ محمد عالم صاحب
- ۱۲۶۱۸ محمد شفیع صاحب
- ۸۲۶۲ عبد الحق صاحب
- ۱۱۷۶۷ پیرجی عبد الحمید صاحب
- ۱۲۷۸۰ شیخ بشیر احمد صاحب
- ۱۲۰۴۳ ایس لے کھوکھر
- ۱۰۳۳۵ ایم محمد عمر صاحب
- ۱۲۹۸۵ رحمت علی شاہ صاحب
- ۱۲۹۲۴ مسعود احمد صاحب
- ۱۸۳۸ منشی بلند خان صاحب
- ۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
- ۵۲۱۴ بابو اعزاز اللہ صاحب
- ۷۵۹ حافظ عبد السلام صاحب
- ۱۱۳۸۰ محمد یوسف صاحب
- ۱۲۹۹۷ عبد السلام صاحب
- ۱۱۶۶ قادر بخش صاحب
- ۴۹۳۰ نذیر الدین صاحب
- ۹۴۵۸ چوہدری اللہ بخش صاحب
- ۱۹۶۶۹ اللہ رکھا صاحب

سونا دو روپے تولہ جرمنی کی ایجاد کیمیکل گولڈ کی چوڑیاں

ان کو کاریگر نے اس خوبصورتی کے ساتھ بنایا ہے۔ کہ ہاتھ چوم لینے کو جی چاہتا ہے پانچ روپے کی چوڑیاں بنوا کر ان کے سامنے رکھدو پھر دیکھو کونسی خوبصورت معلوم ہوتی ہیں تجربہ کار سنار ہوکا رہی یکایک نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ سونے کی نہیں۔ نازک نازک ہاتھوں میں پہنا کر ان کی بہار دیکھئے۔ ہر گھڑی میں ایک نئی طرز معلوم ہوتی ہے کلائی پر نور برستا ہے۔ کہ سب کی نظر ان پر نہ پڑے تو بات نہیں۔ چمک دمک رنگ و روپ مثل سونے کے قائم رہتا ہے۔ قیمت ایک سٹ بارہ چوڑیاں ۳ روپے۔ تین سٹ پر ایک سٹ انعام محصول ڈاک ۸ فرمائش کے ساتھ ناپ ضرور روانہ کریں۔

محمد شفیق اینڈ کو رڑکی یوپی

تعارف

ہومیوپیتھک علاج ایک نعمت عظمیٰ ہے اس کی مقبولیت عام ہے۔ جس نے ایک بار آزمایا۔ دوسرا علاج پسند نہ کیا۔ خلق خدا کے لئے اس میں بے شمار فائدے ہیں۔ کڑوی کسیلی دوا اور کشتہ جات کا استعمال اس علاج میں نہیں ہے۔ نہ ہی انجکشن کے بداثرات پیدا ہوتے ہیں۔ فصد اور اپریشن کی ضرورت نہیں۔ ہر مرض میں کھانے کی دوا حیرت انگیز اثر کرتی ہے دوائیں نہایت زود اثر اور بے خطا ہیں آپکو چاہیئے ہومیوپیتھی سیکھ کر دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ ضرورت مند ایک آنہ تحریک جدید کے لئے مقامی سکرٹری کو دیں۔ مفت مشورہ لیں۔

ایم۔ اتیچ۔ احمدی کا گنج۔ سگنج بخش یوپی

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کسی بچہ کی پیدائش پر کبھی تکلیف نہیں ہوئی۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور زچہ کو درد بالکل نہیں ہوتیں قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ زیادہ، ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

۲ بروز منگل اذان [illegible] کی بجائے [illegible] چند مخیر دوستوں [illegible] صاحب [illegible] کے پاس گئے اشتہارات [illegible] جو [illegible] علاقہ [illegible] خاکسار [illegible] چراغ الدین [illegible] ازمنیوں۔

لکھنؤ ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یوپی کے جیلوں میں اس وقت ایک بھی سیاسی قیدی ایسا نہیں رہا۔ جسے دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند یا دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت سزا دی گئی تھی۔ کانگرسی وزارت نے سب کو رہا کرنے کا حکم دیدیا ہے لیکن ابھی وہ قیدی رہا نہیں ہوئے جو تشدد آمیز کارروائیاں کرنے کی وجہ سے جیل میں ڈالے گئے تھے۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ اطلاع موصول ہے کہ شدید بارش اور سیلاب کی وجہ سے بنگال ناگپور ریلوے لائن ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ٹرینوں کی آمد و رفت ناممکن ہوگئی ہے۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ مرکزی اسمبلی میں صوبجاتی ممبروں کے رویہ کے متعلق حکومت ہند نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ اس شرط پر بھیجے جائیں۔ کہ اسمبلی میں وہ سرکاری پارٹی کے نظام کے ماتحت ہوں اگر صوبجاتی حکومتیں اس شرط کو پورا نہ کر سکیں۔ تو وہ کوئی ممبر نہ بھیجیں۔ حکومت ہند اس کمی کو پورا کرنے کے لئے اپنے سکرٹریٹ سے کسی افسر کو منتخب کرے گی۔

پٹنہ ۲۵ جولائی۔ اطلاع ملی ہے کہ بہار اسمبلی کے سپیکر کے لئے ۵۰۰ روپیہ اور ڈپٹی سپیکر کے لئے ۲۵۰ روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوگی۔ نیز اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ وزراء کے لئے ۵۰۰ روپیہ ماہوار تنخواہ مقرر کی جائے وزراء کا الاؤنس ۳۰۰ سے ۳۵۰ روپے تک مقرر ہوگا۔ پارلیمنٹری سکرٹریوں کو ۲۵۰ روپے ماہوار تنخواہ اور ۱۵۰ روپیہ الاؤنس دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۲۵ جولائی۔ یوپی اسمبلی کے تین مسلمان ممبروں نے مسلم لیگ سے علیحدگی اختیار کر کے کانگرس پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہم اس امید پر مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں شامل ہوئے تھے۔ کہ لیگ کانگرس کا مقابلہ نہیں کرے گی۔ لیکن پچھلے چند ماہ میں لیگ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کا رویہ توقعات کے بالکل خلاف نکلا ہے۔ اس لئے ہم اس سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہیں:۔

واشنگٹن ۲ جولائی۔ سالسبرگ کی ایک محفل رقص و سرود میں شامل ہونے کے لئے ڈیوک اور ڈچیس آف ونڈسر ایک موٹر میں سوار ہوکر جا رہے تھے۔ کہ راستہ میں ان کی موٹر سے ایک ٹریم کار متصادم ہو گئی۔ لیکن ڈیوک اور ڈچیس کے کوئی چوٹ نہیں آئی۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ جاپانیوں کے دفتر جنگ سے ایک کمیونک مظہر ہے کہ شمالی چین کے حکام نے جاپانیوں کے کڑے مطالبات کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ جاپان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ مفسدہ پرداز چینی حکام کو نکال دیا جائے۔ جاپان کے خلاف شورش ختم کر دی جائے۔ اور چینی مدارس کے لڑکے جاپانیوں کے ماتحت تعلیم و تربیت حاصل کریں:۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ رائل کمیشن کی رپورٹ جمعیتہ اقوام کے روبرو پیش کرنے کے لئے وزیر نو آبادیات جنیوا روانہ ہوگئے۔ جمعیتہ اقوام کی انتدابی مجلس کے اجلاس جو ستمبر میں شروع ہوں گے ان میں یہ رپورٹ لیگ کونسل کے سامنے پیش ہوگی۔ اس اکتوبر کے بعد جب برطانی پارلیمنٹ کا اجلاس پھر شروع ہوگا۔ تو لیگ کی کارروائی کے پیش نظر حکومت برطانیہ اس رپورٹ پر غور و خوض کر کے اپنے قطعی فیصلہ کا اعلان کرے گی۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ رزمک کے مشرق میں سڑک کی تعمیر و حفاظت کے لئے جو دستے متعین تھے ان پر قبائلی لشکر کے آدمیوں نے گولیاں برسائیں۔ ایک گورا اور ۲ ہندوستانی ہلاک ہوئے۔ رزمک کے قریب اسی

قسم کی واردات پھر ہوئی۔ سرکاری فوجوں نے قبائل کو جنگ میں مصروف رکھا۔ اور ان کے بہت سے آدمی ہلاک ہوگئے۔

الہ آباد ۲۵ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اگلا اجلاس ۱۰ اگست میں بمقام پونہ منعقد ہوگا۔

نئی دہلی ۲۵ جولائی آج صبح چاندنی چوک میں بجلی کے سامان کی ایک دکان کو آگ لگ جانے سے تقریباً ایک لاکھ روپیہ کی مالیت کا نقصان ہوگیا۔ آگ لگنے کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی۔ ملحقہ تین دکانیں بھی آتشزدگی سے خاکستر ہوگئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ سب دکانیں بیمہ شدہ تھیں

ناگپور۔ ۲۵ جولائی کانگرسی وزارت کا پہلا اجلاس کل گورنر کی صدارت میں گورنمنٹ ہاؤس میں منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ تین سیاسی قیدیوں کو جو صوبہ کی مختلف جیلوں میں قید ہیں۔ رہا کر دیا جائے۔ اور اخبارات کی ضمانتیں واپس کر دی جائیں۔ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ عارضی طور پر وزراء کی تنخواہیں۔ چھ صد روپیہ ماہوار مقرر کی جائیں۔

شملہ۔ ۲۵ جولائی "بمبئی کرانیکل" کے نامہ نگار کی اطلاعات کی بنا پر یہ افواہ گرم ہے۔ کہ سر ہربرٹ ایمرسن کے بعد پنجاب کے گورنر سر ہنری کریک ہونگے جو اس وقت زمانہ رخصت انگلستان میں گزار رہے ہیں۔

مدراس۔ ۲۵ جولائی۔ سر رضا علی ایجنٹ جنرل جنوبی افریقہ عنقریب اپنے عہدہ سے ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کی جگہ رائے بہادر اے ٹی پانز سلوام سابق ہوم ممبر مدراس اور سابق کابینہ کے عارضی وزیر ایجنٹ مقرر ہوں گے۔

کٹک (بذریعہ ڈاک) مسٹر محمد لطیف الرحمن ایم ایل اے سابق وزیر اڑیسہ نے گاندھی جی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے۔ جس میں کابینہ اڑیسہ میں مسلمان وزیر کے فقدان کے خلاف احتجاج کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ مسلمانان اڑیسہ غربت و افلاس کے ہاتھوں اس قدر کمزور ہیں۔ کہ ان میں ایجی ٹیشن کرنے کی طاقت نہیں کانگرس کو چاہئے۔ کہ کمزور مسلمانوں کو دبانے کی بجائے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا۔ تو مسلمان مایوس ہوکر اڑیسہ سے کسی اور جگہ چلے جائیں گے۔

روما ۲۵ جولائی اطلاع موصول ہوئی کہ اٹلی نے سینکڑوں عیسائی پادری حبشہ میں بھیجے ہیں۔ جنہوں نے وہاں حبشیوں میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ اس سے مسولینی کا مقصد یہ ہے۔ کہ حبشیوں کو عیسائی بنا لیا جائے۔ تاکہ وہ اٹلی کے خلاف بغاوت نہ کر سکیں۔ ادیس آبابا اور دوسرے شہروں میں عیسائی مشنری ملازمتوں اور روپیہ کا لالچ دے کر حبشیوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔

کلکتہ ۲۵۔ جولائی۔ حکومت بنگال نے کلکتہ کے اخبارات کی توجہ بنگال گورنمنٹ کے ایک اعلان کی طرف مبذول کرائی ہے۔ جو ۱۹۳۵ء میں جاری کیا گیا تھا اور جس میں ہدایت کی گئی تھی۔ کہ وہ یوم نظر بندان بنگال کی کارروائی شائع نہ کریں:۔

بنگلور ۲۵۔ جولائی۔ مسٹر مسانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس سوشلسٹ پارٹی کو جو نوجوانوں کی کانفرنس کے سلسلہ میں یہاں آئے ہیں، زیر دفعہ ۱۴۴۔ تعزیرات ہند پبلک سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی گئی ہے:۔

لکھنؤ ۲۵ جولائی یوپی کی کانگرسی وزارت کی ترتیب کی منظوری کے سلسلہ میں مولانا ابو الکلام آزاد یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اگرچہ دوسرے مسلم وزیر کے متعلق ابھی اعلان نہیں ہوا۔ تاہم معلوم ہوا ہے۔ کہ حافظ محمد ابراہیم کو جو کانگرس کے حلف نامہ پر دستخط کر کے کانگرس پارٹی میں شامل ہوگئے ہیں۔ وزیر مقرر کیا جائے گا:۔

لاہور ۲ جولائی نواب شاہنواز خان ایم ایل اے آف ممدوٹ انجمن اسلامیہ پنجاب کے ...... صدر منتخب ہوئے ہیں۔ لیکن وزارت پر فائز ہونے کی وجہ سے آپ نے انجمن کی صدارت سے استعفیٰ دیدیا ہے:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیل الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی